

انڈین اکنامی (ہندوستانی معیشت) پر موجودہ پالیسی کے مسائل پر ایک نظر جناب شکتی کانت داس، گورنر، ریزرو بینک آف انڈیا کا نظریہ

18 جنوری 2019، جمعہ کو 9 ویں واہبرینٹ گجرات گلوبل سمٹ، انویسٹرس راؤنڈ ٹیبل میں لیکچر

میں 9 ویں واہبرینٹ گجرات گلوبل سمٹ میں شریک ہو کر بہت خوش ہوں۔ یہ واقعی میں میری یہاں موجودگی اور انڈین اکنامی (ہندوستانی معیشت) کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا میرے لئے باعث مسرت ہے۔ اس ایونٹ کے منظم کاروں کا شکریہ، خاص طور سے گجرات سرکار، نیشنل انویسٹمنٹ اینڈ انفراسٹرکچر فنڈ اور ڈیپارٹمنٹ آف اکنامک افرس، ہنسٹری آف فائیننس، بھارت سرکار کا شکریہ گزار ہوں جنہوں نے مجھ کو اس راؤنڈ ٹیبل میں شرکت کی دعوت دی۔

2- جیسا کہ ہمارے معزز سامعین کو معلوم ہے کہ موجودہ سالوں میں ہندوستانی معیشت دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشت میں شمار کی گئی ہے۔ موجودہ سالوں میں ہندوستانی معیشت نے دنیاوی جھٹکوں کا بخوبی سامنا کرتے ہوئے نہ صرف اپنے کو بچایا ہے بلکہ دنیا میں تیزی سے ابھرتی ہوئی مارکیٹ معیشتوں میں ہماری معیشت سب سے اونچے مقام پر ہے۔ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ ڈاٹا بیس کے مطابق ورلڈ گروتھ (گلوبل گروتھ) میں ہندوستان کا تعاون (کنٹری پیوٹنٹ 2008-2000 کے درمیان 7.6 فیصد تھا جو بڑھ کر 2018 میں 14.5 فیصد ہو گیا۔ دنیا کی مختلف ایجنسیاں اس سے متفق ہیں کہ اگلے کچھ ماہ میں اس میں اور اضافہ ہوگا۔ سب سے خاص بات یہ ہے ہندوستان کی گروتھ کی کہانی کے پیچھے ہماری مضبوط گھریلو بنیادیں ہیں۔ مثال کے طور پر (i) افراط زر پر قابو پالیا گیا۔ (ii) مرکزی حکومت مالیاتی ہدف کے حصول کے لئے پابند ہے (جی جان سے لگی ہوئی ہے) اور (iii) ہمارا موجودہ اکاؤنٹ خسارہ (سی اے ڈی) سب سے زیادہ دباؤ کے وقت اونچائی پر پہنچنا خسارہ (2013) سے کافی کم ہو گیا ہے۔

3- موجودہ وقت میں گھریلو سدھاروں کی وجہ سے ہماری معیشت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ان اصلاحات میں شامل ہیں آپسی گفتگو، لچھلا افراط زر کے ہدف کا مانیٹری پالیسی فریم ورک، انسالیوینسی اینڈ بینک ریپسی کوڈ (آئی بی سی) جی ایس ٹی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے ماحول بنانا اور بہتر تجارتی سہولیات مہیا کرانا۔
اب میں ان میں سے کچھ پہلوؤں پر تفصیل سے بات کرتا ہوں۔

افراط زر

4- سب سے پہلے میں افراط زر پر بات کرتا ہوں۔ سینٹرل بینک کا بنیادی مقصد ہے معیشت میں قیمتوں کا استحکام سینٹرل بینک کے ذریعہ کم افراط زر دینا گھریلو اور گلوبل سرمایہ کاروں میں بھروسہ بڑھاتا ہے۔ ہندوستان 2012-13 سے افراط زر کو کم کرنے

میں نمایاں کام کیا ہے۔ آپ دیکھیں کنزیومر پرائز انڈیکس (سی پی آئی) 18-2012 سے سالانہ اوسط سے قریب 10 فیصد رہا تھا وہ 18-2017 میں 3.6 فیصد 18-2018 میں 3.7 فیصد رہا۔ اب جدید ریڈنگ کے حساب سے دسمبر 2018 میں افراط زر صرف 2.2 فیصد ہی رہا ہے۔ افراط زر پر قابو پانے کے لئے ریزرو بینک نے مختلف قدم اٹھائے جس کی وجہ سے یہ دھیرے دھیرے کم ہوتا گیا۔ جنوری 2015 میں 8 فیصد، جنوری 2016 میں 6 فیصد، 1-2016 کے چوتھے کوارٹر (Q4) میں 5 فیصد پر آ گیا۔ اس کو ہم کہہ سکتے ہیں افراط زر گلائڈ پاتھ (نیچے پھسلنا) پر آ گیا ہے۔ یہ، ایسا کیوں ہوا ہم کو ایک راستہ ملا لچیلے افراط زر ہدف کا (ایف آئی ٹی) جو ممکن ہوا آربی آئی ایکٹ میں قانونی ترمیم کی وجہ سے جس کی وجہ سے قیمتوں میں استحکام کو مانیٹری پالیسی میں بنیادی مقصد (پرائمری آجیکٹو) مانا گیا ہے جب بھی گروتھ کے مقصد کو رکھا جائے اس کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا۔ قیمتوں کی تعریف سی پی آئی کی گنتی کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ سرکار نے افراط زر کا ہدف %4 رکھا ہے برداشت کرنے کی حد کا بینڈ 2_ + فیصد رکھا گیا ہے۔ سرکار نے ایک مانیٹری پالیسی کمیٹی کی تشکیل کی ہے اس کمیٹی کی صلاح سے ہی مانیٹری پالیسی طے کی جائے گی۔ اس سے مانیٹری پالیسی کے فیصلوں میں شفافیت دکھائی دے گی۔

5- جب سے ہندوستان میں لچیلی افراط زر ٹارگیٹنگ اختیار کی گئی ہے۔ افراط زر ٹارگیٹ بینڈ کے اندر ہی رہا ہے میں اس میں ایک وجہ اور شامل کرنا چاہتا ہوں گلوبل مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتوں میں کمی بھی افراط زر کو قابو میں رکھنے میں مددگار ہوئی۔

فائنیشیل سیکٹر

اب میں آپ کے سامنے موجودہ سالوں میں گھریلو مالیاتی سیکٹر میں اہم پالیسی تبدیلی کی وضاحت کروں گا۔

بینکنگ سیکٹر

6- ہم سبھی واقف ہیں کہ عالمگیر مالیاتی بحران کے نتیجے میں ہندوستانی بینکنگ سیکٹر محفوظ رہا، پھر بھی گھریلو اور بین الاقوامی معاشی نشوونما نے موجودہ سالوں میں بینکنگ سیکٹر پر کچھ روکا وٹیں ڈالیں اور اس کے اثرات مرتب ہوئے۔ اس وقت ہمارا بینکنگ سیکٹر تبدیلی کے دور سے گزر رہا ہے ایسے میں کچھ پالیسی سے متعلق اقدامات نے غیر محفوظ حالت کو کم کرنے میں مدد کی اور اس کی مالیاتی صحت میں بہتری آئی۔ کچھ اور بنیادی قدم اٹھائے جا رہے ہیں تاکہ ریگولیٹری اور اکاؤنٹنگ فریم ورک کو اور مضبوط کیا جاسکے ان کا مقصد خاموش اداروں کو بھی اپنی رائے دینے کا موقع ملا۔ ریزرو بینک کے ذریعہ موجودہ وقت میں اٹھائے گئے قدم کا مقصد باؤ والے اثاثوں کی فوری پہچان اور ان کی بہتری کے لئے طریقہ کار استعمال کیا جائے۔ حال میں آئے سپر اوٹری ڈائنا سے ہم کو بھر سہ ملا ہے کہ ان اقدامات سے بینکوں میں سدھار ہوا ہے اور بینکوں کی اسٹیٹ کوالٹی بہتر ہوئی ہے۔ مارچ 2018 میں کل این پی اے 11.5 فیصد کی اونچائی پر تھا جو ستمبر 2018 میں بہتر ہو کر 10.8 فیصد رہ گیا۔ ریزرو بینک کے اندازہ کے مطابق اس میں اور سدھار ہو رہا ہے جو مارچ 2019 میں 10.3 فیصد رہ جائے گا۔

7- نیاریزولوشن فریم ورک اور ساتھ میں انسولینسی اور بینک ریٹسی کوڈ (آئی بی سی) جس سے بغیر قانونی چارہ جوئی کے سزا دی جاسکتی ہے۔ آئی بی آئی کارگیولیٹری فریم ورک جو فیسی لیٹیٹر کا کام کرتا ہے یہ گیم چینجر (حالات کو بالکل بدل دینے والا) ثابت ہو رہا ہے اس سے ایک ایسا ماحول تیار ہو گیا ہے جس کی وجہ سے مشکل اثاثوں جن کی پہچان پہلے سے ہی کی جا چکی ہو کو نیلام کر کے رقم کی وصولی کی جاسکتی ہے۔ آئی بی سی فریم ورک میں اختیارات کا پیہہ کریڈٹس کے حق میں گھوم گیا اس سے غیر جانبدارانہ طور پر اور تیزی سے ریزولوشن پروسیس شروع کی جاسکے گی اس سے کریڈٹ ادائیگی کلچر کو بڑھاوا ملے گا۔ یہ فریم ورک کارپوریٹ قرضدار کے خلاف مارکیٹ کو دھیان میں

رکھتے ہوئے ایک خاص وقت میں (ٹائم باؤنڈ) معاملے کا تصفیہ کر لے گا ایسا ہونے پر مالیاتی ادارے اپنے بیلنس شیٹ کو صاف ستھرا بنالیں گے۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے اس کی وجہ سے کریڈٹ کلچر اور ڈسپلن میں مدد مل رہی ہے۔

8- آئی بی سی فریم ورک پروگریس ابھی تک کافی حوصلہ افزا رہی ہے پرانے طریقہ کار کے مقابلے میں اُس سے قرض

وصولی کے نتائج بہت بہتر رہے ہیں۔ جنوری 2019 تک کے ڈاٹا جو موصول ہوئے ہیں، سے معلوم ہوا ہے 66 معاملات میں ریزولوشن پروسیس کو منظوری مل چکی ہے۔ جس میں قریب 800 بلین روپیہ کی ویلو کریڈٹس کو حاصل ہو سکے گی۔ بینکنگ سیکٹر کو دھیرے دھیرے محفوظ بنانا اس بات کا ثبوت ہے کہ بینکوں نے اپنے نفع اوسط کو اپنی پونجی حیثیت کو بہت بڑھا لیا ہے دوسرے مضبوطی کی علامتیں بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں جیسے ٹیئر-1 لیوریج اوسط 6.7 فیصد اور لیکویڈٹی کوریج اوسط 134.8 فیصد ستمبر 2018 کے آخری میں رہا۔ جو کہ مینیم ریگولیٹری پراویژن سے کافی زیادہ ہے۔ پراویژن کوریج اوسط بھی ستمبر 2018 کے آخر تک 48.3 فیصد (مارچ 2018) سے بڑھ کر 52.4 فیصد ہو گیا۔ حالیہ سالوں میں خطرات کی بیزاری سے نکل کر بینک کریڈٹ ریکور کر رہا ہے بینک کی طرف سے کامریشیل سیکٹر کی طرف جانے والے وسائل بھی اپنی کھوئی ہوئی زمین کو واپس پارہے ہیں۔

9- انڈین فنانیشیل سسٹم کا بڑھتا ہوا سائز اور اُس کی پیچیدگی یہ جواز پیدا کرتی ہے کہ بینکوں میں کارپوریٹ گورننس سسٹم

اور مضبوط کیا جائے۔ ابھی حال میں مالیاتی دھوکہ دھڑی کے واقعات اس بات کو مزید تقویت دیتے ہیں کہ بینکوں میں کارپوریٹ گورننس معیار کی اشد ضرورت ہے۔ سرکار، بینک بورڈ بیورو اور ریزرو بینک ایک آجیکٹو فریم ورک ڈیولپ کرنے میں کوشاں ہیں جس سے پرمارینس آنگی جائے اور کارپوریٹ گورننس کی لائن پر پبلک سیکٹر بینکوں میں گورننس لاگو کی جائے جس میں نوکس (دھیان) شفافیت، جوابدہی اور ہنرمندی (اسکل) پر ہو۔

10- صارفین کے تحفظ کے معاملے میں ”پریشانیوں کا سدباب میں سدھار، ڈیجیٹل ادائیگی کے لئے نئے نئے پروڈکٹس کا

تعارف اور سائبر سیکورٹی میں سدھار ان سبھی کو مالیاتی شمولیت میں شامل کیا جائے اور مالیاتی خدمات بہتر طریقہ سے مہیا کرائی جائیں اور کم خرچ میں۔ ریزرو بینک اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے ڈیجیٹل ادائیگی سسٹم کا جتنا زیادہ استعمال ہوگا وہ غیر رسمی سیکٹر کے ذریعہ اداروں کو بہتر فنانینس کی رسائی میں آسانی ہوگی۔ اس سے مالیاتی شمولیت میں اور بہتری آئے گی۔ ہم نے ابھی حال میں ڈیجیٹل ادائیگی کو زیادہ سے زیادہ استعمال میں لانے کے لئے اس پر ایک ہائی لیول کمیٹی تشکیل کی ہے جس کے چیئرمین جناب نندن نیل کنی ہیں وہ ادائیگی کے ڈیجیٹل کے لئے نئے نئے طریقہ کار کے بارے میں بتائیں گے۔ اور اس کے ذریعہ مالیاتی شمولیت کو اور بڑھا دیا جائے گا۔

11- آر بی آئی کی ریگولیٹری اپروچ ہمیشہ رہی ہے اور اُس کا مقصد یہ یقینی بنایا ہے بینکنگ سسٹم اس کے سامنے آنے والی

کچھ عارضی پریشانیوں کے باوجود مضبوطی سے کھڑا ہے اور وہ ہماری بڑھتی ہوئی اکنامی کی مالیاتی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مثبت رُخ اپنا رہا ہے۔

غیر بینکنگ مالیاتی سیکٹر

12- غیر بینکنگ مالیاتی سیکٹر ایک الگ حصہ (سیگمنٹ) ہے جو انڈین مالیاتی سسٹم میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے اُس کی

ایک منفرد حیثیت ہے یہ بینکوں کے ساتھ مقابلہ بھی کرتا ہے اور اُس کی ستائش بھی کرتا ہے۔ یہ سیکٹر شیڈولڈ کامریشیل بینکوں کی مجموعی بیلنس شیٹ کا 15 فیصد حجم میں ہے یہ موجودہ وقت بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہ کامریشیل سیکٹر کو فنڈس کا متبادل سورس مہیا کر رہا ہے۔ پھر بھی موجودہ

وقت میں یہ کٹھن دور سے گزر رہا ہے۔

13- قرض میں غفلت اصولی طور پر بہت اہم ہے این بی ایف سی نے اس کے غیر محفوظ ہونے پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے لئے ایک مضبوط ریگولیٹری نگرانی کی ضرورت ہے اس سیکٹر پر عام طور پر اور اسٹو لائبلٹی مینجمنٹ فریم ورک پر خاص طور پر۔ ریزرو بینک این بی ایف سی کے لئے اے ایل ایم کو مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ اور مختلف کنیگری کی این بی ایف سی کے لئے ایک ہی طرح کے فریم ورک چاہتا ہے تاکہ این بی ایف سی اپنے مقصد کو حاصل کریں اور یہ ہماری اکنامی میں خاص رول ادا کریں۔ این بی ایف سی کے لئے اضافی فنڈنگ کی اجازت دی گئی ہے تاکہ موجودہ بحران میں این بی ایف سی زسیکٹر دشواریوں سے نکلے۔ ریزرو بینک نے این بی ایف سی کے لئے نارمس میں کچھ رعایتیں دی ہیں تاکہ وہ اپنی لون بک کو محفوظ کر سکیں۔ اس کے علاوہ بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ غیر جمع والی غیر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں اور ہاؤسنگ فنانس کمپنیوں کو بانڈ جاری کرنے کے لئے جزوی طور پر کریڈٹ میں اضافہ کریں۔ ان اقدامات سے بانڈس کی کریڈٹ ریٹنگ بڑھے گی اور یہ کمپنیاں بہتر شرائط پر مارکیٹ سے فنڈس اٹھانے کے قابل ہو جائیں گی۔ ہم ایک اچھا ریگولیٹڈ اچھا کام کرنے والا اور وائبرینٹ این بی ایف سی سیکٹر قائم کرنا چاہتے ہیں۔

بیرونی سیکٹر

14- ہندوستان کا بیرونی سیکٹر موجودہ دور میں بہت لچھلا رہا ہے ٹریڈ نقصانات کی وجہ سے خاص طور سے خام تیل کی قیمتوں میں مضبوطی اور غیر متوقع گلوبل مانگ کے حالات کی وجہ سے۔ ہمارا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2013-14 (ٹیمپ ٹاک کے بعد کا وقت) سے جی ڈی پی کا 2 فیصد رہا ہے جبکہ 2018-19 کے پہلے ہاف میں بڑھ کر 2.7 فیصد ہو گیا ہے اس کی وجہ خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہے حال کے برسوں میں ہمارا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ معتدل تھا وجہ تھی ایف ڈی آئی کی زبردست آمد۔ مضبوط ایف ڈی آئی اور ہمارے غیر ملکی زرمبادلہ (فارن ایکسچینج) ریزرو میں خوب بڑھوتری نے ہماری بیرونی مالیاتی ضروریات میں مدد پہنچائی۔ جبکہ گھریلو کیپٹل مارکیٹ کو فارن پورٹ فولیو انویسٹمنٹ کے باہر جانے کی وجہ سے دباؤ میں رہنا پڑا۔

15- چونکہ کچھ ترقی یافتہ معاشیات مانیٹری پالیسی کو آسان بنانے کے راستے پر چل رہی ہیں۔ وہاں گلوبل پورٹ فولیو ای ایم ای ز سے دور ہو رہا ہے ہندوستان میں بھی ایسا ہو رہا ہے ایک اور فیکٹر ہے جو انڈیا کے بیرونی سیکٹر کو دبا رہا ہے اور وہ ہے بریکسٹ کے چاروں طرف موجودہ حالات۔ ہندوستان کے لئے یہ پالیسی چیلنجز ہیں کیوں کہ ہمارے تجارتی اور سرمایہ کاری کے رشتہ یو، کے اور یورپی یونین سے بہت گہرے ہیں بریکسٹ میں اتھل پھل سے ہندوستان میں اپنے آپ ہی اثرات دکھنے لگتے ہیں۔ ہم بہت توجہ کے ساتھ ان چیلنجز کو تول رہے ہیں اور ان مواقع کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والے ہیں اور اس کا جواب صحیح موقع پر دیں گے۔

16- جہاں تک بیرونی سیکٹر سے متعلق پالیسی ماحول کی بات ہے ایف ڈی آئی کے لئے سیکٹورل نارمس دھیرے دھیرے آسان بنائے جا رہے ہیں اور اب کچھ ممنوعہ سیکٹرز کو چھوڑ کر 100 فیصد ایف ڈی آئی کی اجازت دے دی گئی ہے۔ حال کے برسوں میں اس بات پر دھیان دیا جا رہا ہے ایف ڈی آئی رجیم کو بہت آسان بنا دیا جائے اور اس کے لئے فارن انویسٹمنٹ پروموشن بورڈ کو بند کر دیا جائے اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ مختلف طریقہ کار کو معقول بنایا جائے۔ ایک نیا ای۔ بزنس پورٹل کا تعارف کیا گیا ہے یہ ایک سنگل ونڈو کی طرح ہے اس سے مرکزی حکومت سے اس متعلق سارے کلیئرنس حاصل کئے جائیں گے۔ اس میں آئی۔ ٹی کے استعمال سے اس پر گورنمنٹ سے زیادہ اثر دار ہوگی۔ ابھی دو دن پہلے ہی ہم نے مضبوطی کے ساتھ معقولیت برتی اور ایکسٹرنل کامریشیل بارونگس (بیرونی تجارتی ادھار) کو

بہت آسان بنا دیا ہے ہم نے قوانین میں بہت چمک پیدا کرائی ہے اب انڈین اینڈیٹیز بہتر طور پر بیرونی سرمایہ کاروں سے اپنی تجارت کر سکیں گے۔ اس کا نتیجہ ہمیں آنے والے وقت میکرو اکنامک ماحول بنانے میں دکھائی دے گا۔ حقیقت میں سال 2017-18 میں مجموعی طور پر ایف ڈی آئی (غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری) 61 بلین امریکی ڈالر کی ریکارڈ اونچائی تک پہنچی۔

17- مزید ہمارا بیرونی قرض جی ڈی پی تناسب سے مارچ 2013 کے آخر میں 22.4 فیصد سے ستمبر 2018 کے آخر میں 20.8 فیصد رہ گیا۔ دوسری بیرونی علامتوں جیسے امپورٹ کورا اور شارٹ ٹرم قرض ریزرو تناسب سے بہتر ہیں 2013 کے درمیان جبکہ روپیہ میں کافی گراؤ آگئی تھی اس کے بعد سے بہتری آئی ہے۔ ٹیبل

بیرونی سیکٹر کی علامتیں

فیصد جب تک اس کو دوسرے اشارے نہ ملیں				
آخر مارچ، 2018	آخر مارچ، 2018	آخر مارچ، 2017	آخر مارچ، 2013	علامتیں (انڈیکس)
2.7**	1.9	0.6	4.8	کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ/ جی ڈی پی تناسب
20.18	20.5	20.0	22.4	بیرونی قرض کا جی ڈی پی تناسب
78.5	80.2	78.5	71.3	ریزرو کا کل قرض سے تناسب
26.1	24.1	23.8	33.1	شارٹ ٹرم قرض کا ریزرو سے تناسب
9.5	10.96	11.3	7.1	ریزرو کو آف امپورٹس (گنتی کے مہینوں میں)

فائنیشیل سال کے درمیان اوسط** 19 اور 2018 کے پہلے ہاف کے لئے

چنوتیاں اور چوکسی

18- ہندوستان کے بارے میں سب کو یقین ہے کہ یہ دنیا کی سب سے تیز بڑھتی ہوئی معیشت (اکنامی) ہے۔ اور یہ درمیانی مدت سے لمبی مدت ایسے ہی بنی رہے گی۔ دنیا کی بہت سی ایجنسیوں نے ہندوستان کو جی 20 ملکوں کی اکنامی اس کے گروتھ پروجیکشن کو سب سے اوپر رکھا ہے۔ درمیانی مدت میں اس کی سالانہ گروتھ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک نے تقریباً 7.5 فیصد پروجیکٹ کی ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بھی زیادہ ہوگی کیونکہ جس طرح سے ہمارے یہاں سرمایہ کاری میں اضافہ اور پرائیویٹ خرچ میں اضافہ ہو رہا ہے وہ اس امید کو تقویت پہنچاتا ہے۔ قومی اکاؤنٹس کا تازہ ترین اندازہ اشارہ کرتا ہے کہ 2018-19 میں سرمایہ کاری تیزی سے 12.2 فیصد تک پہنچے گی مقابلہ 2017-18 کے جبکہ یہ 7.6 فیصد تھی۔ سرمایہ کاری سرگرمی سے امید ہے کہ ہمارے اسٹرکچرل سدھاروں کی وجہ سے یہ قواعد مزید مضبوط ہوں گے۔

19- ہم آگے کی طرف بڑھیں ہماری سب سے زیادہ ترجیح ہماری گھریلو میکرو اکنامک اور مالیاتی استحکام کو محفوظ رکھنا ہے خاص طور سے اس وقت کے گلوبل غیر یقینی ماحول میں۔ صرف گلوبل گروتھ کو کم کرنے والے خطرات ہی نہیں۔ ٹریڈ اور انویسٹمنٹ بڑھا ہے ساتھ ساتھ ہی گلوبل انٹریسٹ ریٹ میں اضافہ ہونے کی وجہ سے ابھرتے ہوئے بازاروں پر اس کا اثر یہ ہوگا کہ رقم اوپر سے بہنے لگے گی اور

گہرائی تک بازار گریں گے لہذا ہم کو ضرورت ہے کہ ہم اپنے کو گلوبل فائنیشیل بازاروں میں اچانک آنے والی اتھل پتھل سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں کیوں کہ اس سے ہمارا گھریلو بازار بھی متاثر ہوگا۔ ایسی حالت میں ہمیں اپنی گھریلو میکرو اکنامک پالیسی فریم ورک کو مضبوط مالیاتی نگرانی اور ریگولیشن کے سہارے کی ضرورت ہوگی۔

20- اب میں آپ کے سامنے ان چنوتیوں پر روشنی ڈالوں گا جس کا سامنا اس وقت ہندوستانی اکنامی کو کرنا پڑ رہا ہے۔

(الف) افراط زر

☆ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ اس وقت افراط زر قابو میں ہے، اس کے خاص حصہ (کمپونینٹ)۔ کھانے پینے کی چیزیں اور ایندھن، میں افراط زر، اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں میں افراط زر۔ اس سال ان میں بہت زیادہ فرق نظر آیا۔ جبکہ غذائی افراط زر اکتوبر 2018 سے منفی رہا لیکن ایندھن افراط زر بہت ہلچل بھرا رہا۔ غذا اور ایندھن میں افراط زر قریب قریب 6 فیصد پر جامد رہا۔ اس طرح افراط زر میں اتنی چوڑی کمی بیشی اور افراط زر میں ہلچل کی وجہ سے ہماری بڑی ایجنسیوں کو افراط زر کی تشخیص کرنے میں کافی چنوتیوں کو دیکھنا ہوتا ہے۔ افراط زر کا مقصد اور لچل افراط زر کے تحت گروتھ (ترقی) کا اندازہ لگانا یہ بہت بڑا کام ہے ہمیں اس کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہمیں ہر نئے آنکڑوں کا محتاط کے ساتھ تجزیہ کرنا ہوگا۔

(ب) مالیاتی سیکٹر

☆ ہم کو بینکوں کی اسٹ کو الٹی پر لگاتار گہری نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی ساتھ باؤڈا لے اثاثوں کی بازیابی کی بھی ہم کو اس کے لئے نئے ریگولیشن فریم ورک پر عمل کرنے کے ان کی طرف فوکس کرنا ہوگا۔ یہ ہمیشہ ہی یقینی بنانا ہوگا کہ اب مزید ان میں گراؤ نہ آئے۔

☆ حالانکہ تکنیک نے بینکوں میں اس کی گروتھ اور نئی نئی چیزوں (انویشن) کے مواقع فراہم کئے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ نئی چنوتیاں اور خطرات بھی بڑھے ہیں۔ سا بھر خطرات کو سمجھنے کے لئے اور لچلی پالیسی بنانے کے لئے ہم کو مستعدی کے ساتھ ان پر عمل کرنا ہوگا۔

☆ ایک اور علاقہ جہاں ہم کو پالیسی ایکشن کی ضرورت ہے وہ ہے بینکوں میں کارپوریٹ گورننس جس کا فوکس ہوگا شفافیت اور ذمہ داری۔

(ج) بیرونی سیکٹر

☆ ہماری مثبت پالیسی سیٹنگ اور لگاتار میکرو اکنامک میں مضبوطی نے ہندوستان کو بیرونی ہلچلوں سے محفوظ رکھا ہے پھر بھی ہم اپنے بیرونی سیکٹر پر بہت نزدیکی نگاہ رکھنا ہوگی کیونکہ گلوبل خام تیل میں اتار چڑھاؤ اور گلوبل مالیاتی بازاروں میں نشیب و فراز سے نپٹنے کیلئے ہر وقت تیار رہنا ہوگا۔ یہ دو عالمگیر صدمات (شاکس) ہیں جو ہمارے سی اے ڈی اور مالیاتی بہاؤ پر بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆ ایک اور چنوتی ہے وہ یہ کہ ہماری کمپنیاں بریکزٹ کے ڈیولپمنٹس سے متاثر ہوتی ہیں اس سے ان کو کبھی بھی نئی چنوتیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہندوستانی کمپنیوں اور پالیسی بنانے والوں کو سبھی مواقع اور چنوتیوں کو صحیح ڈھنگ سے تولنے کی ضرورت ہے اور اسی کے مطابق موزونیت کے ساتھ دوبارہ اسٹریٹیجی بنانا ہوگی۔

21- اب میں اپنی بات یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں کہ آر بی آئی جو کہ مانیٹری اتھارٹی ہے ہم عہد کرتے ہیں ملک میں قیمتوں کے

استحکام کے لئے آر بی آئی پوری محنت کرے گی جب کہ وہ اپنے ذہن میں گروتھ کا ہدف بھی رکھے گی۔ اور ایک ریگولیشنز ونگز کی حیثیت سے ہم بینکنگ سیکٹر اور چیمنٹ سسٹمز کو گروتھ کی جانب لے جانے کی پوری کوشش کریں گے۔ ہم مالیاتی استحکام اور مضبوط گروتھ کے لئے ایسے حالات پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔

22- اکتوبر 2018 میں جبکہ مجھ کو بالکل بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ میں دسمبر 2018 میں ریزرو بینک آف انڈیا میں آؤں گا۔ میں نے ٹویٹ کیا تھا، ’’موجودہ اتصال (جنگل) میں سبھی ملکوں کی سینٹرل بینکوں کو تنقیدی رول ادا کرنا ہوگا۔ چنوتی ہے حالات کو پڑھو کوشش کرو اور اپنی مختلف ذمہ داریوں کے تعاقب میں فیصلہ کن قدم اٹھاؤ‘‘۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر کی حیثیت سے میری بڑی کوشش ہوگی کہ میں ان اصولوں کے مطابق کام کروں۔

شکریہ آپ کا